106196-کیاانسان کے لیے سرکہ کھانا جائز ہے ؟

سوال

سرکہ کھانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کھانے والی اشیاء میں اصل یہی ہے کہ وہ حلال ہیں لیکن جس کی حرمت کے متعلق کوئی دلیل ثابت ہوجائے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ایسے لوگوں پر جوایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقوی رکھتے ہوں اورایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیزگار کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہے}.المآئدۃ(93).

اورایک مقام پر ارشادباری تعالی ہے :

.{وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا}.البقرۃ(29).

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ جواحکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تومیں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جواس کو کھائے ، مگریہ کہ وہ مردار ہویاکہ بہتا ہوا خون ہویاخنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یاجوشرک کا ذریعہ ہوکہ غیراللہ کے لیے نامزد کردیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہوجائے بشرطیکہ نہ توطالب لذت ہواور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفورالرحیم ہے}.الانعام(145).

دوم :

حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کھایا بلکہ سرکہ کی مدح اور تعریف بھی فرمائی.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو وہ کہنے لگے :

ہمارے پاس توسرکہ کے علاوہ کچھ نہیں ، تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی منگوایا اورکھانے لگے اور فرمایا :

سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے ، سرکہ بہت اچھا سالن ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2052).

الادم : ادام کی جمع ہے اورادام سالن کو کہتے ہیں جو روٹی کے ساتھ کھایا جائے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اوراسے سالن کا نام دیا گیا ہے، اوریہ کہ اچھا اورزیادہ ہے" انتہی.

اورالموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" سرکہ کھانے اورپینے کے جواز میں فقہاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، چاہے سرکہ انگوری ہویا کوئی اور، اسی طرح شراب کے سرکہ کو کھانے میں بھی کوئی اختلاف نہیں، وہ سرکہ خود بخود ہی سرکہ میں تبدیل ہوگیا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(262/19).

واللہ اعلم.